سوال

حدیث (استوصوا بالنساء خیرا) کا معنی

جواب

الحمد للہ

یہ حدیث صحیح ہے جسے امام بخاری اورامام مسلم رحمہما اللہ تعالی نے ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :

(عورتوں سے خیر خواہی اور بھلائی کیا کرو، اس لیے کہ وہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا پن اوپر والے حصہ میں پایا جاتا ہے ، تو عورتوں کے ساتھ بھلائی اور خیر کیا کرو) انتھی ۔

یہ حکم والدین بھائیوں اور خاوندوں وغیرہ کے لیے ہے کہ عورتوں سے خیر خواہی اور بھلائی اوران کے ساتھ احسان کریں ، اور یہ کہ ان پر ظلم وستم نہ کریں اوران کے حقوق کی ادائیگی کریں اوران کو خیر اور بھلائی کی راہنمائی کریں ، جوکہ سب پر واجب ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (عورتوں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کرو) ۔

ان کا بعض اوقات اپنے خاوند اور رشتہ داروں سے بدزبانی کرنا یا اپنے کسی فعل سے برا سلوک کرجاتی ہیں توان کے ساتھ خیر اور بھلائی کرنے میں یہ چیز آڑے نہیں آنی چاہیے بلکہ ان کی خیر خواہی کرنا ضروری ہے اس لیے کہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر والا حصہ ہوتا ہے ۔

یہ معلوم ہے کہ پسلی کا اوپر والا حصہ وہ ہے جہاں سے پسلی شروع ہوتی ہے اور پسلی میں ٹیڑھا پن بھی معروف ہے ۔

تو معنی یہ ہوگا کہ عورت کی خلقت اور پیدائش میں ہی نقص اور ٹیڑھا پن ہے ، اسی لیے صحیحین کی دوسری حدیث میں آیا ہے کہ (میں نے تم سے ناقص العقل اور ناقص دین نہیں دیکھا تم میں کوئی ایک اچھے بھلے آدمی کی عقل خراب کردیتی ہے) ۔

اوراس سے مقصود یہ ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے جو کہ صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ثابت ہے ، نقص عقل کا معنی وہی ہے جیسا کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے ۔

اور نقص دین کا معنی بھی وہی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کئی کئی دن رات نماز نہیں پڑھتی ،

یعنی حیض اور نفاس کی وجہ سے ، تو یہ ایک ایسا نقص ہے جو اللہ تعالی نے ان پر لکھ دیا ہے اور جس میں کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ۔

تو عوتوں کو چاہیے کہ وہ اس نقص کا اعتراف اس طرح ہی کریں جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راہنمائی فرمائی ہے ، اگر چہ وہ عورت علم اور تقوی والی ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے تو بولتے ہی نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالی کی طرف سے ان کی طرف وحی کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے ، کہ تمہارے ساتھی نے نہ تو راہ گم کی اور نہ ہی وہ ٹیڑھی راہ پر ہے ، اور نہ ہی وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے ۔ ۔